کیا تراویح کی جگہ قضائے عمری ادا کر سکتے ہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12285

تاریخ اجراء: 07ذوالحجۃ الحرام 1443ھ/07جولائی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ہندہ اپنی قضا نمازیں پڑھنا چاہتی ہو، تو کیا رمضان میں تراویح کی جگہ وہ قضا نمازیں پڑھ سکتی ہے؟؟ رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

تراویح کی نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر سنتِ مؤکدہ ہے جس کا بلاوجہ شرعی ترک جائز نہیں۔ اور فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق قضائے عمری کی ادائیگی کے لیے تراویح اور پنج وقتہ نماز کی سننِ مؤکدہ کو نہیں چھوڑ سکتے۔

تراویح کی نماز ہر مسلمان مرد و عورت پر سنتِ مؤکدہ ہے۔ جیسا کہ درِ مختار میں ہے: "(التراویح سنۃ) مؤکدۃ لمواظبۃ الخلفاء الراشدین (للرجال والنساء) اجماعاً" یعنی تراویح کی نماز مرد و عورت پر بالاجماع سنتِ مؤکدہ ہے کہ خلفائے راشدین نے اس پر مواظبت فرمائی ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص597-596، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "**تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔** (در مختار وغیرہ) اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ "میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔" اور خود حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔" (بہارِ شریعت، ج01، ص688، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قضائے عمری کی ادائیگی کے لیے تراویح اور پنج وقتہ نماز کی سننِ مؤکدہ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری، ردالمحتار اور طحطاوی علی المراقی الفلاح وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للآخر" والاشتغال بقضاء

الفوائت أولی وأھم من النوافل الا السنة المعروفة وصلاة الضحی وصلاة التسبیح والصلاة التی وردت فی الأخبار فتلک بنیة النفل وغیرھا بنیة القضاء کذافی المضمرات عن الظھیریة وفتاوی الحجة ومرادہ بالسنة المعروفة المؤکدة" ترجمہ: "**قضا نمازوں کی ادائیگی میں مشغول ہونا یہ نوافل پڑھنے سے** زیادہ اہم واَولی ہے، سوائے معروف سنتوں کے اور چاشت و تسبیح کی نماز کے اور اس نماز کے، جس کے بارے میں اخبار وارد ہوئی ہیں۔ یہ نمازیں نفل کی نیت سے پڑھے اور اس کے علاوہ قضا کی نیت سے پڑھے۔ ایسا ہی مضمرات میں ظہیریہ کے حوالے سے ہے اور فتاوی الحجۃ میں ہے: معروف سنتوں سے مراد مؤکدہ سنتیں ہیں۔" (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، باب قضاء الفوات، ج02، ص42-41، مکتبہ غوثیہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے: "**قضاء نوافل سے اہم ہیں** یعنی جس وقت نفل پڑھتا، انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بریٔ الذمہ ہو جائے **البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ نہ چھوڑے۔**" (بہارِ شریعت، ج01، ص706، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم